

# فلسطینی بچے کے لیے لوری

(ان بحیِّوں کے نام جن کے ماں باپ، بھائی بہن اپنے ملک کی آزادی کی جدو جہد میں شہید ہوئے ہیں)

مت رو نِحِ
رورو كـا بهي
تيرى ائى كى آكھ كى بِهِ
مت رو نِحِ
کچه بى پہلے
تيرے ابّا نے
البخ نم ہے رفصت كى ہے

فلسطینی بیچ کے لیے لوری 107 مت رو بچ تیرا بھائی ير د و اپنے خواب کی تنگی چیچھے دور کہیں پردیس گیاہے مت رو بچ تیری باجی کا ڈولا پرائے دلیں گیا ہے

این زبان

مت رو بچ تیرے آنگن میں مردہ سُورج نہلا کے گئے ہیں چندر ما دفنا کے گئے ہیں مت رو بچ ائی، ابّا، باجی، بھائی چاند اور سؤرج

تو گرروئے گا تو پیسب اور بھی جھھ کورُلوا ئیں گے تو مسکائے گا تو شاید سارے اک دن بھیس بدل کر جھھ سے کھیلنے لوٹ آئیں گے





فلسطینی بچے کے لیے لوری 109

معنی یادشیجیے

: رخصت لعنی اجازت، یهال مرادیخم سے نجات پالینا غم ہے رُخصت لینا

> یردلیس، بڑی ڈولی <u>ڈولا</u>

> > چندرما

اگر کی مختصر شکل

شكل بدلنا تجيس بدلنا (محاوره)

- - اللم میں " پردلیں "جانے سے کیا مراد ہے؟
     نظم میں " پردلیں "جانے سے کیا مراد ہے؟
     شاعر نے سورج اور جاند کن لوگوں کو کہا ہے؟
     بی کے مسکرانے کا کیا اثر ہوگا؟
     کن لوگوں کے بھیس بدل کرلوٹ آنے کی بات کہی گئی ہے؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کواپنے جملوں میں استعما

ان لفظوں کے متضاد کھھے ۔

غم پردلیں برايا دن

اینی زبان

### ان لفظوں کے مذکر بنایئے۔

امّال رانی مینا بہن لڑکی بیٹی

## یرط صبے اور جھیے ۔

ڈولا۔ پردہ نشیں عورتوں کی سواری جو چھوٹی پلنگڑی کے جاروں کونوں میں بانس لگا کر جھؤ لے جیسی بنائی جاتی ہے۔ اسے ایک لمبی سی بنی یا موٹے بانس میں چھینکے کی طرح لڑکاتے ہیں اور دوآ دمی جنھیں کہار کہتے ہیں ،اس لکڑی کے دونوں سرے جو اپنے کا ندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔ یسواری چھوٹی ہوتو ڈولی اور بڑی ہوتو ڈولا کہلاتی ہے۔ ڈولا شادی بیاہ میں کام آتا ہے اس میں دلہن کو بٹھا کر رخصت کرتے ہیں۔ پینس اور پاکی بھی ڈولی ہی کی قشمیں ہیں۔ ان میں عورتوں کے علاوہ مرد بھی بیٹھا کرتے تھے اب بیسواریاں بہت کم استعال ہوتی ہیں۔

#### غورکرنے کی بات

- اس نظم میں فلسطین کی جنگ آزادی میں شہید ہونے والوں کو یاد کیا گیا ہے۔ بچے کے ماں ، باپ ، بھائی اور بہن سب شہید ہو چکے ہیں۔ شاعر بچے کو ہستی دے رہا ہے اور مسکرانے کی تلقین کر رہا ہے۔ یہاں شاعر نے بڑے خوبصورت انداز میں ہرایک کی شہادت کا ذکر کیا ہے۔ مال کے لیے شاعر کہتا ہے کہ تیری اٹی کی آ نکھ لگی ہے آ نکھ لگنا سے مراد یہاں ابدی نیندسونا ہے۔ اس طرح ابّا کا ذکر کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ تیرے ابّا نے غم سے رخصت کی ہے۔ مرنے کے بعد انسان کوخوثی اور غم کا کوئی شعور نہیں رہ جاتا اس لیے شاعر کہتا ہے کہ ان کے غم اب ختم ہو گئے ہیں۔ بھائی کا ذکر کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ وہ دور کہیں پردلیں گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ انتقال کر کے اس دنیا سے چلا گیا ہے۔ اس طرح بہن کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ اس کا ڈولا پردلیں گیا ہے۔ سی طرح بہن کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ اس کا ڈولا پرائے دلیں گیا ہے۔ یہاں بھی مراد دلیس سے مراد دوسری دنیا یعنی عاقبت ہے۔
- ں اس نظم میں سورج اور چاند کو استعارے کے طور پر استعال کیا گیا ہے۔ فلسطین کی جنگ آزادی میں جو شہید ہوئے یہاں انھیں فلسطینی شہیدوں کو جانداور سورج کہا گیا ہے۔
- اس نظم کا پیغام یہ ہے کہ اگر ہم وطن کی راہ میں شہید ہونے والوں کی موت کوخوثی سے قبول کر لیس تو وہ شہید ہونے والے ہماری اپنی ہستی میں پھر سے زندہ ہوجاتے ہیں اور ان کی جدائی کاغم دؤ رہوجا تا ہے۔